بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# محترم مولانا زاہد الراشدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ آپ سے ملاقات سنہ ۲۰۱۷ء میں ذکر کیا تھا کہ میرے تایا اور مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحب زادے مفتی ضیاء الحسن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۴۸ء میں مدرسۃ البنات ساہیوال اور بعد ازاں بنات الاسلام ہائی سکول ساہیوال محمودیہ ہائی سکول ساہیوال اور ننگل انبیاء ہائی سکول ساہیوال قائم کیے۔ مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی کوشش سے جامعہ رشیدیہ ساہیوال کی زمین الاٹ ہوئی۔ محمودیہ ہائی سکول ساہیوال حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر قائم کیا گیا۔ مدرسۃ البنات ساہیوال بعد ازاں بنات الاسلام ہائی سکول بن گیا۔ نظم ونسق اور اہتمام کے لئے حضرت مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر سرپرستی ایک مجلس شوریٰ موجود تھی۔ یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ مدرسہ عربیہ اللہ والا لدھیانہ جو کہ ۱۸۶۱ میں دارالعلوم دیوبند سے پہلے قائم ہوا تھا۔ مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانویؒ نے اس کا نام اپنے استاذ شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے مدرسہ محمودیہ عربیہ اللہ والا میں تبدیل کیا تھا۔

مدرسہ عربیہ اللہ والا لدھیانہ مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے تایا مفتی محمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، والد مفتی عبد اللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، چچا مفتی عبد العزیز لدھیانوی رحمۃ اللہ نے ۱۸۶۱ء میں دارالعلوم دیوبند سے پہلے قائم کیا تھا۔ مدرسہ عربیہ اللہ والا لدھیانہ کے تلامذہ میں مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبد الرحیم رائے پوری سابق سرپرست مظاہر علوم سہارنپور، مولانا احمد کانپوری سابق صدر مدرس مدرسہ فیض عام کانپور اور سابق سرپرست مدرسۃ الحیات کانپور شامل ہیں۔

اور مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ محمودیہ عربیہ اللہ والا کے مشہور تلامذہ میں مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ مدرسہ محمودیہ عربیہ اللہ والا لدھیانہ میں مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی مولانا یاسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرس رہے ہیں۔ (بحوالہ "۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی اور علماء لدھیانہ" مؤلف مفتی ضیاء الحسین لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ اور الجمعیۃ اخبار نیو دہلی)

اکتوبر ۱۹۷۲ء میں بھٹو مرحوم کی حکومت نے قومی اسکولوں کو حکومت پاکستان کی تحویل میں لے لیا تو مفتی صاحب کے قائم کردہ سکولز بھی حکومت کی تحویل میں چلے گئے۔ مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے محمودیہ ہائی سکول، مدرسۃ البنات، بنات الاسلام ہائی سکول اور ننکل انبیاء ہائی سکول کے علاوہ متعدد فلاحی ادارے بھی قائم کیے۔ آپ نے مسجد شہداء کی تعمیر میں مدد بھی کی۔ آپ پنجاب ٹی بی ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہے اور تقریباً ۳۲ ایسوسی ایشنز کے صدر و جنرل سیکریٹری رہے۔ مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کا سال ۱۹۱۷ء اور تاریخ وفات فروری ۱۹۸۳ء ہے۔ آپ ساہیوال کی نامور دینی، سماجی، رفاہی اور سیاسی شخصیت تھے۔

## منٹگمری سے ساہیوال نام کی تبدیلی میں مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک

جب ۱۸۵۷ء میں منٹگمری کے حریت پسندوں نے جنگ آزادی کے سلسلے میں گوگیرہ جیل کو توڑ دیا اور انگریزوں سے سخت مقابلہ کیا تو برطانوی حکومت کو ضلع کا امن و امان بحال کرنے کے لیے ضلع کچہری کو ایسے مقام پر تبدیل کرنے کا خیال آیا جہاں سے چاروں اطراف کا انتظام ہو سکے۔ ۱۸۶۴ء میں جب ریلوے لائن بنی تو ضلع گوگیرہ کا صدر مقام ساہیوال منتقل کرنے کی تجویز منظور ہوئی جسے ۱۸۶۵ء میں عملی جامہ پہنایا گیا اور اسی سال اس کا نام منٹگمری رکھ دیا گیا۔ ضلع منٹگمری کا نام دوبارہ ساہیوال میں تبدیل کرنے کی تجویز مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کی تھی۔ ڈسٹرکٹ کونسل ساہیوال کے اجلاسِ عام منعقدہ ۱۴ اگست ۱۹۶۶ء میں مفتی ضیاء الحسن

صاحب نے مندرجہ ذیل قرارداد نمبر ۸۷ پیش کی جسے اتفاق رائے سے تمام اراکین نے منظور کیا:

"ضلع منٹگمری کا نام کسی غیر ملکی حکمران کے ساتھ نسبت پذیر ہے جو غیر ملک و اقتدار کی ایسی یادگار ہے جسے آزادی اور حریت کی روح پرور فضا میں قائم نہیں رکھا جا سکتا لہٰذا اس کے سابقہ نام ساہیوال سے موسوم کیا جائے جس کے ساتھ اس کی قدیم اور عظیم روایات وابستہ ہیں نیز ضلع منٹگمری سے ان تمام یادگاروں کو ختم کر دیا جائے جو جہاد حریت ۱۸۵۷ء کے سرفروشانہ جذبات سے متصادم ہوں اور ان کی جگہ نامور مجاہدین کے زندہ و جاوید کارناموں کو جگہ دی جائے جنہوں نے غیر ملکی اقتدار کے خاتمے کے لیے خدمات انجام دیں تاکہ وہ ہمیشہ قوم اور ملک کے لیے حیات افروز ہو سکے۔"

مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ کو جناب قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کی طرف سے ۶۶-۱۲-۸ کو جو چٹھی ساہیوال نام کی واپسی پر موصول ہوئی تھی۔ اس کا متن مندرجہ ذیل ہے جس سے ان کے احساسات کا پتہ چلتا ہے:

محترم المقام زید مجدکم

"مجھے یہ خبر سن کر بے حد مسرت ہوئی کہ آپ کی تحریک کامیابی کے مراحل میں داخل ہوئی اور منٹگمری کو اس کا صحیح نام ساہیوال واپس مل گیا۔ اگرچہ بظاہر یہ نام کی تبدیلی ہے۔ لیکن اس کے مضمرات دور رس نتائج کے حامل ہیں۔ جس سے ذہنی ارتقاء حاصل ہوتا ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند جلّ مجدہٗ مسلمانوں کو ہر قسم کے انگریزی اثر و نفوذ سے محفوظ رکھیں۔"

**احقر محمد طیب غفرلہ (دیوبند)**

مفتی ضیاء الحسن صاحب اپنا اخبار بھی ساہیوال میں شائع کرتے تھے۔ اس اخبار کا نام "ملّت" تھا جسے اس

وقت کی حکومت نے بند کر دیا تھا۔ بعد میں آپ نے دوبارہ "خدمت" اخبار شائع کرنا شروع کیا تھا۔ مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے دادا مفتی عبد اللہ لدھیانویؒ اور پردادا مولانا عبد القادر لدھیانویؒ تھے۔ مولانا عبد اللہ لدھیانویؒ اوّلین مکفر مرزا قادیانی ہیں۔(دیکھیے فتاویٰ قادریہ)

مولانا عبد القادر لدھیانویؒ حضرت شاہ عبد العزیز دہلویؒ کے شاگرد اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے قائدین میں سے ہیں۔ مولانا عبد القادر لدھیانویؒ اور آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا سیف الرحمن لدھیانویؒ نے ۱۸۵۷ء میں جنگ آزادی کے لیے جو فتویٰ دیا تھا وہ ہندوستان کی بڑی اور مشہور لائبریریوں میں محفوظ ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے لیے اوّلین فتویٰ مولانا عبد القادر لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مفتی آزردہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر مرتب کیا تھا۔ اس پر ہندوستان کے ۳۳ علماء نے دستخط کیے تھے۔ اس کے علاوہ علمائے لدھیانہ کے مشہور فتاویٰ میں "فتاویٰ قادریہ" ۱۸۸۴ء مرزا غلام قادیانی کے کفر پر اولین فتویٰ ہے۔ اور فتویٰ دار الحرب(فتویٰ نصرۃ الابرار) ۱۸۸۸ء ہندوستان کی انگریزوں سے آزادی کا فتویٰ ہے۔

مشہور احرار لیڈر مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ صدر احرارِ ہند حضرت مفتی محمد نعیم لدھیانوی کے بھتیجے تھے اور جامعۃ الرشید کراچی کے بانی مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے تھے۔ مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۴۷ء سے پہلے جمعیت علمائے ہند کے نائب صدر رہے۔ ابھی حال ہی میں جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے ماہنامہ "الرشید" کے مختلف نمبر پڑھنے کا موقع ملا۔ ماہنامہ "الرشید" میں مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا مختلف مقامات پر صدارت اور جلسہ تقسیم اسناد میں انعامات کے دینے کا ذکر ہے۔ "الرشید" میں آپ کا ذکر خیر موجود ہے، آپ کی تقاریر کا ذکر کیا گیا ہے۔

آپ سے گزارش ہے مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اپنی یادداشتیں تفصیلاً تحریر کروا دیں۔ آپ نے مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ایک مضمون میں لکھا ہے کہ انہوں نے پاکستان بننے کے بعد جمعیت علمائے پاکستان کی بنیاد رکھی تھی۔ مہربانی فرما کر اس کی بھی مکمل تفصیل لکھ دیں۔ حضرت مولانا

شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی ۱۹۴۸ء میں وفات کے بعد جب جمعیت علماء اسلام مکمل غیر فعال ہو گئی تھی تو میرے خیال میں مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے جس جمعیت علمائے پاکستان کی بنیاد رکھی تھی، پاکستان بننے کے بعد جمعیت علمائے ہند کے علماء کی طرف سے پہلا عملی اقدام تھا۔

مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ جمعیت علمائے ہند پنجاب کے سیکریٹری بھی رہے اور ہندوستان میں ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے جمعیت علمائے ہند کے پلیٹ فارم پر نیشنل اسمبلی کے الیکشن میں بھی حصہ لیا تھا۔ اس سلسلے میں مفتی صاحب رحمہ اللہ کے استاد گرامی حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا خط ارسالِ خدمت ہے۔ مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کی تمام تحاریک میں قائدانہ کردار ادا کیا تھا اور ختم نبوت کی تحریک میں پابند سلاسل بھی رہے۔ جسٹس منیر انکوائری کمیشن رپورٹ کا متعلقہ حصہ ارسال خدمت ہے۔ اس میں مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ اور بانیانِ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا تفصیلی ذکر ہے۔

قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدرسۃ البنات لدھیانہ، محمودیہ ہائی سکول، ننگل انبیاء ہائی سکول اور بنات السلام ہائی سکول ساہیوال کی مختلف تقریبات میں شرکت فرماتے رہے ہیں۔ بیان کردہ مدرسہ و سکول کی پرانی روئیداد بھی ارسال خدمت ہے۔ جامعہ ضیاء القرآن ساہیوال ۱۹۸۷ء میں مفتی ضیاء الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ان کے صدقہ جاریہ کے لیے ان کی ہمشیرہ محترمہ کلثوم مفتی رحمۃ اللہ علیہا نے قائم کیا ہے جو اس وقت خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

محترمہ کلثوم مفتی رحمۃ اللہ علیہا نے تقریباً ۶۲ سال درس قرآن اور درس حدیث دیا ہے۔ پہلے مدرسۃ البنات لدھیانہ میں ۱۹۴۰-۴۱ء سے اپنی وفات ۲۰۰۳ء تک مسلسل درس قرآن اور درس حدیث دیا ہے۔

محترمہ کلثوم مفتی رحمۃ اللہ علیہا، مدرستہ البنات لدھیانہ، مدرستہ البنات ساہیوال، بنات الاسلام ہائی سکول کی صدر مدرس رہیں۔ آپ اپنے والد مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردہ بھی تھیں اور انہی سے آپ نے دین کا علم حاصل کیا۔

آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔

والسلام

**مشہود مفتی**

## نوٹ

آپ سے یہ بھی گزارش ہے کہ آپ مسلسل دینی اداروں اور مدارس میں شرکت فرماتے ہیں۔ مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر پہلے ٹوبہ ٹیک سنگھ، پھر منڈی بہاؤالدین اور آخر میں فیصل آباد جامع مسجد میں خطیب رہے۔ آپ ۱۹۱۲ء سے وفات تک مسلسل فتویٰ کا کام بھی بغیر معاوضہ کرتے رہے۔ آپ مختلف اخباروں میں مضامین اور دینی واصلاحی پمفلٹ بھی شائع کرواتے تھے۔ ان دینی اداروں، مدارس اور ان کے علماءِ کرام سے استفسار کریں۔ اگر ان کے پاس مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ کے مضامین، پمفلٹ اور فتاویٰ ہوں تو ہمیں فوٹو کاپی کی شکل میں مل جائیں تاکہ انہیں دوبارہ شائع کیا جاسکے۔ شکریہ